

کتاب المیراث

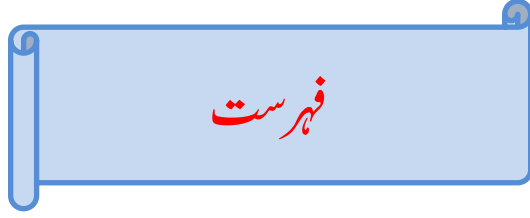
[حصہ چہارم - آخری حصہ]

تالیف:

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

جملہ حقوق بحق ای مرکز eMarkaz محفوظ ہیں

www.emarkaz.org



5 حجب

5 حجب نقصان:

5 1، 2- زوج اور زوجہ:

5 3- ام [ماں]:

5 4- بنت الابن [پوتی]:

5 5- علاقہ بہن:

5 حجب حرمان:

6 حجب کی مشق

7 ذوی الارحام

7 تعریف:

7 ذوی الارحام کی اقسام:

7 پہلی قسم؛ میت کے فروع

7 دوسری قسم؛ میت کے اصول

- 7..... تیسری قسم؛ میت کے اصل قریب کے فروع
- 8..... چوتھی قسم؛ میت کے اصل بعید کے فروع
- 9..... ذوی الارحام کی توریث کے اصول
- 9..... پہلا اصول:
- 10..... دوسرا اصول:
- 10..... تیسرا اصول:
- 11..... چوتھا اصول:
- 11..... پانچواں اصول:
- 12..... مناسخہ
- 12..... پہلی صورت کی مثال:
- 13..... دوسری صورت کی مثال:
- 14..... حمل کی میراث
- 14..... حمل کے وارث ہونے کے اصول و ضوابط:
- 14..... حمل کی میراث کی تقسیم کا طریقہ
- 15..... خلاصہ:
- 16..... حمل کی میراث کی مشق
- 17..... خنثی کی میراث

- 17..... خنثی کی اقسام
- 17..... خنثی واضح (خنثی غیر مشکل):
- 17..... خنثی مشکل:
- 17..... خنثی واضح (خنثی غیر مشکل) کی میراث:
- 18..... خنثی مشکل کی میراث:
- 18..... اکٹھی اموات کا حکم
- 19..... مفقود النحر [لاپتہ] کی میراث
- 19..... مفقود النحر کی زوجہ کا حکم
- 19..... مفقود النحر کے مال کا حکم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

[حصہ چہارم]

حجب

حجب کا لفظی معنی ہے پردہ، رکاوٹ۔

علم المیراث کی اصطلاح میں حجب کا معنی ہے: کسی وارث کی وجہ سے کسی دوسرے وارث کا حصہ کم یا ختم ہو

جانا۔ اس کی تفصیلات ہم ذوی الفروض کے حالات میں پڑھ چکے ہیں۔ بطور خلاصہ چند قواعد پیش خدمت ہیں:

حجب کی دو قسمیں ہیں: حجب نقصان اور حجب حرمان

حجب نقصان:

اگر کسی وارث کی وجہ سے کسی دوسرے وارث کا حصہ کم ہو جائے تو اسے حجب نقصان کہتے ہیں۔

حجب نقصان صرف پانچ ذوی الفروض میں ہوتا ہے:

2،1- زوج اور زوجہ:

ان دونوں کا حصہ میت کی اولاد کی وجہ سے کم ہوتا ہے۔

3- ام [ماں]:

اس کا حصہ میت کی اولاد اور بہن بھائیوں کی وجہ سے کم ہوتا ہے۔

4- بنت الابن [پوتی]:

اس کا حصہ سگی بیٹی کی وجہ سے کم ہوتا ہے۔

5- علاتی بہن:

اس کا حصہ حقیقی بہن کی وجہ سے کم ہوتا ہے۔

حجب حرمان:

اگر کسی وارث کی وجہ سے کسی دوسرے وارث کا حصہ بالکل ہی ختم ہو جائے تو اسے حجب حرمان کہتے ہیں۔

- چھ ورثاء ایسے ہیں جن میں جب حرمان کبھی نہیں ہوتا، یعنی وہ کبھی بھی میراث سے مکمل طور پر محروم نہیں ہو سکتے۔ ان کو ہمیشہ میراث ملتی ہی ملتی ہے۔ کوئی وارث ایسا نہیں جو ان کو محروم کر سکے۔ یہ ورثاء درج ذیل ہیں:

ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، زوج، زوجہ

- ان کے ورثاء کے علاوہ باقی ورثاء کو میراث مل بھی سکتی ہے اور وہ محروم بھی ہو سکتے ہیں۔
- جو وارث کسی مانع [قتل، غلامی اور اختلافِ دین] کی وجہ سے محروم ہو وہ کالعدم شمار ہوتا ہے۔ وہ دوسرے ورثاء کے حصوں میں نہ تو کمی کر سکتا ہے اور نہ ہی انہیں محروم کر سکتا ہے۔
- اور جو وارث کسی دوسرے وارث کی وجہ سے محبوب ہو وہ دوسرے ورثاء کے حصوں میں کمی کر سکتا ہے اور انہیں محروم بھی کر سکتا ہے۔

حجب کی مشق

درج ذیل مسائل حل کریں:

| | | |
|------------|------------|------------------|
| ابن [کافر] | بنت | زوجہ |
| ام ام الام | ام الاب | اب |
| اخ حقیقی | ابن [غلام] | ام |
| ام | اخت علانی | اخت حقیقی [غلام] |

مختصر جواب دیں:

1. محبوب؛ کسی کے حصے میں کمی کر سکتا ہے؟
2. موانع ارث کتنے ہیں؟ ان میں سے مسلمانوں کے حق میں کتنے معتبر ہیں اور کون کون سے؟
3. کون کون سے ورثاء ایسے ہیں جو حجبِ حرمان کی زد میں نہیں آتے؟
4. تین ورثاء کے نام بتائیں جو حجبِ حرمان کی زد میں آتے ہوں اور جن کی وجہ سے ان کو میراث نہیں ملتی ان کے نام بھی بتائیں۔

ذوی الارحام

تعریف:

میت کے وہ قرابت دار جو نہ تو ذوی الفروض ہوں اور نہ ہی عصبات؛ ان کو ذوی الارحام کہتے ہیں۔
مثلاً: نواسہ، نانا، بھتیجی، خالہ، پھوپھی، ماموں وغیرہ

ذوی الارحام کی اقسام:

عصبات کی طرح ذوی الارحام کی بھی چار قسمیں ہیں اور ان کی ترتیب وہی ہے جو عصبہ بنفسہ کے بیان میں ہم پڑھ چکے ہیں۔

1. میت کے فروع
2. میت کے اصول
3. میت کے اصل قریب کے فروع
4. میت کے اصل بعید کے فروع

پہلی قسم؛ میت کے فروع

میت کے ایسے فروع جو ذوی الفروض اور عصبات میں شامل نہیں۔ مثلاً: نواسہ، نواسی، پوتی کی بیٹی، پوتی کا بیٹا، پڑپوتی کی بیٹی، پڑپوتی کا بیٹا وغیرہ

دوسری قسم؛ میت کے اصول

میت کے وہ اصول جو ذوی الفروض اور عصبات میں شامل نہیں۔ مثلاً: نانا، نانا کی ماں۔ دادی کا باپ وغیرہ۔
آسانی الفاظ میں یوں سمجھ لیں کہ تمام جدِ فاسد اور جداتِ فاسدہ دوسری قسم میں شامل ہیں۔

تیسری قسم؛ میت کے اصل قریب کے فروع

میت کے اصل قریب یعنی ماں باپ کے وہ فروع جو ذوی الفروض اور عصبات میں شامل نہیں۔ مثلاً: بھانجا، بھانجی، بھتیجی وغیرہ۔ ذوی الارحام کی اس قسم کو سمجھنے کے لیے درج ذیل نکات ذہن میں رکھیں:

- یاد رکھیں: حقیقی اور علاقائی بھائیوں کی بلا واسطہ مذکر اولاد یعنی ابن الاخ [میت کا بھتیجا] عصبہ بنفسہ کی صنف ثالث [جزء اب میت] میں شامل ہوتا ہے۔
- اسی طرح حقیقی اور علاقائی بھائیوں کی مذکر واسطے والی مذکر اولاد مثلاً ابن ابن الاخ [میت کے بھتیجے کا بیٹا، میت کے بھائی کا پوتا] بھی عصبہ بنفسہ کی صنف ثالث [جزء اب میت] میں شامل ہوتا ہے۔
- حقیقی اور علاقائی بھائیوں کی ہر قسم کی مؤنث اولاد ذوی الارحام کی تیسری قسم میں شامل ہے۔ خواہ بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ۔ بلا واسطہ کی مثال: بنت الاخ [بھتیجی]۔ بالواسطہ کی مثال: بنت ابن الاخ [بھائی کی پوتی]۔ اور۔ بنت بنت الاخ [بھائی کی نواسی]
- حقیقی اور علاقائی بھائیوں کی ایسی مذکر اولاد جس کے درمیان کسی مؤنث کا واسطہ ہو؛ وہ بھی ذوی الارحام کی تیسری قسم میں شامل ہے۔ مثلاً: ابن بنت الاخ [بھائی کا نواسہ] ذوی الارحام میں شامل ہے۔
- اخیانی بھائی کی ہر قسم کی اولاد، خواہ مذکر ہو یا مؤنث، بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ؛ سب ذوی الارحام میں شامل ہیں۔
- ہر قسم کی بہنوں [حقیقی، علاقائی، اخیانی] کی ہر قسم کی اولاد؛ خواہ مذکر ہو یا مؤنث، بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ؛ سب ذوی الارحام میں شامل ہیں۔

چوتھی قسم؛ میت کے اصل بعید کے فروع

- میت کے اصل بعید یعنی اجداد اور جدات کے ایسے فروع جو ذوی الفروض اور عصبات میں شامل نہیں۔ جیسے جد کی بیٹی، پھوپھی۔ اور جدہ کی اولاد: خالہ، ماموں وغیرہ
- ذوی الارحام کی اس قسم میں درج ذیل ورثاء شامل ہوتے ہیں:
- ہر قسم کی پھوپھیاں [عمات] خواہ عینی ہوں، علاقائی ہوں، یا اخیانی۔
- ہر قسم کی پھوپھیوں [حقیقی، علاقائی، اخیانی] کی تمام اولاد؛ خواہ مذکر ہو یا مؤنث، بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ۔
- اخیانی چچا۔ یاد رکھیں کہ حقیقی اور علاقائی چچا عصبہ بنفسہ کی صنف چہارم میں داخل ہیں۔
- اخیانی چچا کی تمام اولاد؛ خواہ مذکر ہو یا مؤنث، بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ۔
- حقیقی اور علاقائی چچا کی ہر قسم کی مؤنث اولاد اور کسی مؤنث کے واسطے والی مذکر اولاد۔ یاد رکھیں کہ حقیقی اور علاقائی

- چچا کی مذکر اولاد عصبہ بنفسہ کی صنفِ چہارم میں شامل ہے۔
- ہر قسم کی خالہ؛ خواہ عینی ہو، علاقائی ہو، یا اخیانی۔
- ہر قسم کے ماموں [اخوان]؛ خواہ عینی ہوں، علاقائی ہوں، یا اخیانی۔
- ہر قسم کے خالہ اور ماموں کی تمام اولاد؛ خواہ مذکر ہو یا مؤنث، بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ۔
- میت کے ماں باپ اور اجداد و جدات کی پھوپھیاں اور ان کی اولاد، اخیانی چچا اور ان کی اولاد، حقیقی اور علاقائی چچا اور ان کی مؤنث اور مؤنث کے واسطے والی مذکر اولاد اسی طرح میت کے ماں باپ اور اجداد و جدات کے ہر قسم کے خالہ اور ماموں اور ان کی تمام اولاد بھی ذوی الارحام کی چوتھی قسم میں داخل ہے۔

ذوی الارحام کی توریث کے اصول

پہلا اصول:

میت کے ترکہ میں سے سب سے پہلے ذوی الفروض کے حصے نکالے جائیں گے پھر میت کے عصبات کو وارث بنایا جائے گا۔ اگر کوئی عصبہ موجود نہ ہو تو ذوی الفروض نسبی [من یرد علیہم] پر رد کیا جائے گا۔ اگر ذوی الفروض نسبی نہ ہوں، تب ذوی الارحام کو وارث بنایا جائے گا۔ لہذا عصبات کی موجودگی میں یا ذوی الفروض نسبی کی موجودگی میں ذوی الارحام کو میراث نہیں ملے گی۔

البتہ ذوی الفروض سببی [زوجین] کی موجودگی میں ذوی الارحام وارث ہو سکتے ہیں۔

مثالیں:

| | | |
|---|----------------|---------|
| 3 بنات | بنت البنت | |
| یہاں پر بنات پر رد ہوا، اس لیے بنت البنت [نواسی] محروم رہی۔ | | |
| زوج | اب الاب | اب الام |
| یہاں عصبہ کی وجہ سے اب الام محروم رہا۔ | | |
| زوجہ | اب الام [نانا] | |

زوج پھوپھی [عمر]

دوسرا اصول:

عصبات اور ذوی الفروض نسبی نہ ہونے کی صورت میں ذوی الارحام کو اسی ترتیب سے میراث ملے گی جس ترتیب سے ہم نے ان کا ذکر پڑھا ہے۔ یعنی پہلی قسم میں سے کوئی بھی وارث موجود ہو تو باقی تینوں قسموں میں سے کسی کو بھی میراث نہیں ملے گی۔ دوسری قسم میں سے کوئی بھی وارث موجود ہو تو تیسری اور چوتھی قسم اور اگر تیسری قسم میں سے کوئی موجود ہو تو چوتھی قسم کو میراث نہیں ملے گی۔ بعد والی کسی بھی قسم کو میراث اس صورت میں ملے گی جب اس سے اوپر والی قسموں میں سے کوئی ایک وارث بھی موجود نہ ہو۔

مثالیں:

ابن البنت [نواسہ] اب الام [نانا]

ابن الاخت [بھانجیا] اب الام [نانا]

خالہ بھانجی

انخیانی چچا اب ام الاب [دادی کا باپ]

ماموں بنت الاخی [بھتیجی]

تیسرا اصول:

ایک ہی درجے کے وارثوں میں جو سب سے زیادہ قریب ہو گا وہ وارث ہو گا جو دور والا ہو گا وہ محروم رہے گا۔ یوں سمجھ لیں کہ الاقرب فالاقرب والا قاعدہ یہاں بھی جاری ہو گا۔

چوتھا اصول:

اگر کچھ ایسے ذوی الارحام جمع ہو جائیں جو ترتیب اور درجے میں برابر ہوں اور ان میں سے کچھ ذوی الارحام ایسے شخص کی اولاد ہوں کہ اگر وہ خود زندہ ہوتا تو لازماً وارث ہوتا؛ یہ ذوی الارحام ایسے شخص کی اولاد پر مقدم رہیں گے جو خود زندہ ہوتا تو اسے میراث نہ ملتی۔ یوں سمجھ لیں کہ ذوی الفروض کی اولاد کو ذوی الارحام کی اولاد پر ترجیح ہوتی ہے۔

مثلاً: زید کا انتقال ہو اور اس کے ورثاء میں زوجہ، پوتی کی بیٹی اور نواسی کا بیٹا ہے۔ زوجہ کو ربح دینے کے بعد بقیہ ترکہ پوتی کی بیٹی کو ملے گا اور نواسی کا بیٹا محروم رہے گا کیونکہ اگر زید کے انتقال کے وقت اس کی پوتی اور نواسی دونوں زندہ ہوتیں تو پوتی کو میراث ملتی اور نواسی محروم رہتی۔ اسی قاعدے کا لحاظ کرتے ہوئے نواسی کی اولاد کو محروم کیا جائے گا اور پوتی کی اولاد کو میراث دی جائے گی۔

پانچواں اصول:

اگر کچھ ایسے ذوی الارحام جمع ہو جائیں جو ترتیب اور درجے میں برابر ہوں اور ان میں سے کچھ ذوی الارحام میت کی طرف کسی ایسے واسطے کے ذریعے منسوب ہوں کہ وہ واسطہ خود ذوی الفروض میں شامل ہو؛ یہ ذوی الارحام ایسے ذوی الارحام پر مقدم رہیں گے جو میت کے ساتھ کسی ایسے واسطے کے ذریعے منسوب ہوں کہ وہ واسطہ خود بھی ذوی الارحام میں شامل ہو۔ اس اصول کو یوں بھی بیان کیا جاتا ہے: مدلی بالوارث اور مدلی بغیر الوارث جمع ہو جائیں تو مدلی بالوارث کو میراث ملے گی اور مدلی بغیر الوارث محروم رہے گا۔ یہ اصول چوتھے اصول سے ہی ملتا جلتا ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ جس کا واسطہ ذوی الفروض میں سے ہو؛ اسے اس پر ترجیح ہوگی جس کا واسطہ ذوی الارحام میں سے ہے۔

مثلاً: زید کا انتقال ہو اور اس کے ورثاء میں زوجہ، اب ام اللاب اور ام اب الام ہے۔ زوجہ کو ربح دینے کے بعد بقیہ ترکہ اب ام اللاب [دادی کا باپ؛ جد فاسد] کو ملے گا اور ام اب الام [نانا کی ماں؛ جدہ فاسدہ] محروم رہے گی۔ کیونکہ دادی ذوی الفروض میں شامل ہے اور نانا ذوی الارحام میں۔

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ درج ذیل ورثاء میں سے کون مدلی بالوارث ہے اور کون مدلی بغیر الوارث؟

یاد رکھیں! ذوی الارحام کی چاروں قسموں میں سے ہر ایک قسم کے اندر میراث کی تقسیم کے اصول و ضوابط الگ الگ ہیں، جن کی تفصیلات علم المیراث کی بڑی کتابوں میں موجود ہیں۔ چونکہ عام طور پر ذوی الارحام کو میراث نہیں ملتی اس لیے ہم ذوی الارحام کے تعارف، اقسام اور مذکورہ پانچ بنیادی اصولوں کے بیان پر اکتفا کرتے ہیں۔

مناسخہ

علم المیراث کی اصطلاح میں مناسخہ کا لفظ وہاں بولا جاتا ہے جہاں کسی ایک ہی مسئلہ میں ایک سے زیادہ اموات ہوں۔ یعنی جب کسی وارث کا انتقال ہو جائے، اور اس کی موت کے بعد ابھی اس کے ترکے کی تقسیم نہ ہوئی ہو اور مزید کسی وارث کا انتقال ہو جائے۔

اس صورت میں، ترکہ کو دو مرحلوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

پہلی میت کے مسئلہ میراث کو ان تمام ورثاء کے نام لکھ کر حل کیا جاتا ہے جو اس کی موت کے وقت زندہ تھے۔ ہر ایک کے حصے کو الگ الگ لکھ لیا جاتا ہے۔

دوسرا مرحلہ: پھر بعد میں مرنے والے شخص کے ورثاء کو لکھا جاتا ہے اور اس کو پہلی میت سے ملے ہوئے حصہ کو اس کے اس وقت زندہ ورثاء میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

یاد رہے کہ دوسری میت کو پہلی میت سے ملے ہوئے حصے اور اس کے اپنے ذاتی مال؛ سب میں اس دوسری میت کے ورثاء کا حق ہوتا ہے۔

ممکن کہ پہلی میت کے چند ایسے ورثاء ہوں جو دوسری میت کے بھی وارث بن رہے ہوں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرے میت کے ورثاء پہلی میت کے ورثاء سے بالکل الگ ہوں۔

پہلی صورت کی مثال:

اگر ایک شخص "زید" کا انتقال ہو جائے اور اس کا ترکہ اس کی زوجہ "سُعاد"، اس کے بیٹے "عمرو" اور بیٹی "زینب" میں تقسیم ہونا ہو۔ اگر ترکہ کی تقسیم سے پہلے ہی بیٹا "عمرو" بھی "زید" انتقال کر جائے تو مناسخہ کے مطابق

پہلے زید کا ترکہ تقسیم کیا جائے گا اور پھر عمرو کی وراثت دوبارہ اس کے وارثوں میں تقسیم کی جائے گی۔ فرض کریں عمرو کے وراثہ میں اس کی والدہ، زوجہ، ایک بیٹی اور ایک بہن ہو تو عمرو کو زید سے ملا ہوا ترکہ، اب زید کے ان تینوں وراثہ میں تقسیم ہوگا۔

میت اول [زید]

زوجہ ابن بنت

میت ثانی [عمرو]

زوجہ ام بنت اخت حقیقی

اس مثال میں میت اول کے دونوں وراثہ وہ ہیں جو میت ثانی کے بھی وراثہ ہیں۔ زید کی زوجہ عمرو کی ام ہے۔ زید کی بنت عمرو کی اخت حقیقی ہے۔

دوسری صورت کی مثال:

ایک شخص "بکر" کا انتقال ہو جائے اور اس کا ترکہ اس کی زوجہ "راحمہ"، اس کے بھائی "شافع" اور بہن "زینتہ" میں تقسیم ہونا ہو۔ اگر ترکہ کی تقسیم سے پہلے ہی "بکر" کی زوجہ "راحمہ" بھی انتقال کر جائے تو مناسخہ کے مطابق پہلے بکر کا ترکہ تقسیم کیا جائے گا اور پھر راحمہ کی وراثت دوبارہ اس کے وارثوں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر راحمہ کا بکر کے وراثہ [بھائی، بہن] سے کوئی نسبی رشتہ نہ ہو؛ تو ظاہر ہے کہ میت کے یہ بہن بھائی؛ میت کی بیوی کے ذوی الفروض یا عصبہ تو نہیں ہیں۔ اب راحمہ کی میراث راحمہ کے اپنے وارثوں میں تقسیم ہوگی۔

ہوم ورک: مذکورہ مسائل کو تفصیل سے حل کریں۔

حمل کی میراث

حمل یعنی ماں کے پیٹ میں موجود بچے کی وراثت۔ علم المیراث میں حمل سے مراد وہ بچہ ہے جو مرنے والے شخص کی وفات کے وقت ماں کے پیٹ میں موجود ہو۔ شریعت اسلامیہ کے مطابق، ماں کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی وراثت کا حق حاصل ہے۔

حمل کے وارث ہونے کے اصول و ضوابط:

- یاد رکھیں کہ حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ مدت دو سال ہے۔
- اگر حمل خود میت سے ہو [یعنی میت کی زوجہ حاملہ ہو] تو حمل کی اکثر مدت کا حساب کیا جاتا ہے۔ یعنی اگر بچہ میت کے انتقال کے دو سال کے اندر اندر پیدا ہو جائے تو وہ وارث بنے گا۔
- اور اگر حمل غیر میت سے ہو [یعنی میت کی زوجہ کے علاوہ کوئی اور خاتون حاملہ ہو، مثلاً میت کی والدہ، بہو، بھابی وغیرہ] تو حمل کی اقل مدت کا حساب کیا جاتا ہے۔ یعنی اگر بچہ میت کے انتقال کے چھ ماہ کے اندر اندر پیدا ہو جائے تو وہ وارث بنے گا۔ چھ ماہ کے بعد پیدا ہو تو وارث نہیں بنے گا۔
- ان دونوں مدتوں یعنی چھ ماہ اور دو سال کا حساب قمری اعتبار سے کیا جائے گا، شمسی اعتبار سے نہیں۔
- آخری شرط یہ ہے کہ بچہ زندہ پیدا ہو۔ اگر بچہ زندہ پیدا ہو، تو وہ وراثت کا حق دار ہو گا۔ لیکن اگر بچہ مردہ پیدا ہو، تو اسے وراثت میں سے حصہ نہیں ملے گا۔ زندہ پیدا ہونے کا دار و مدار اس چیز پر ہے کہ ماں کے پیٹ سے بچے کا اکثر حصہ زندہ حالت میں باہر آجائے۔ اگر بچہ سیدھا پیدا ہو تو سینے نکلنے تک اور اگر الٹا پیدا ہو تو ناف نکلنے تک زندہ ہو۔ اگر بچہ اس سے پہلے مر جائے تو اسے وراثت نہیں ملے گی۔
- اگر بچہ زندہ پیدا ہو، پھر مر جائے تو وہ وارث سمجھا جائے گا اور پہلی میت سے اس بچہ کو ملے ہوئے مال کو اس کے شرعی ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔

حمل کی میراث کی تقسیم کا طریقہ

بہتر طریقہ یہ ہے کہ بچے کے پیدا ہونے تک وراثت کی تقسیم مؤخر کر دی جائے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ بچہ

زندہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں اور اس کی تعداد اور جنس کیا ہے، کیونکہ یہ امور پیٹ میں موجود بچے اور دوسرے ورثاء کے حصوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

کیونکہ کبھی حمل دوسرے ورثاء کے لیے حاجب بنے گا کبھی نہیں، اسی طرح حمل کے مذکر ہونے کی صورت میں دیگر ورثاء کے حصے اور ہوں گے اور مؤنث ہونے کی صورت میں اور، اسی طرح اگر حمل زندہ پیدا ہو تو دیگر ورثاء کے حصوں پر اس کے اثرات اور ہوں گے اور اگر وہ مردہ پیدا ہو تو اثرات مختلف ہوں گے، وغیرہ...

اگر دیگر ورثاء تاخیر پر رضامند نہ ہوں تو انہیں انتظار کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اس صورت میں ترکے کو جزوی طور پر تقسیم کیا جاتا ہے اور کچھ حصہ بچا کر رکھ لیا جاتا ہے تاکہ بچے کی ولادت کے بعد حتمی تقسیم کی جاسکے۔

ترکے کی فوری تقسیم کی صورت میں درج ذیل اصولوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے:

- حمل کی تعداد کو ایک فرض کیا جائے گا، مگر دیگر ورثاء سے اس بات پر ضمانت لے جائے گی کہ اگر حمل کی تعداد ایک سے زیادہ ہوئی تو وہ اس کا حصہ واپس کریں گے۔
- حمل کو مذکر یا مؤنث تصور کر کے دیکھا جائے گا کہ کس صورت میں حمل کا حصہ زیادہ بنتا ہے، جس صورت میں حصہ زیادہ بنتا ہو وہ صورت اختیار کی جائے گی اور زیادہ حصے والا مال محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ اگر حمل کی ولادت زیادہ حصے والی صورت کے مطابق ہو تو بہت اچھا، ورنہ بقیہ مال دیگر ورثاء میں واپس تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ [عام طور پر حمل کو مذکر ہی فرض کیا جاتا ہے کیونکہ اس حالت میں اس کا حصہ زیادہ ہوتا ہے۔]
- حمل کے علاوہ دیگر موجود ورثاء کے لیے حمل کو مذکر یا مؤنث تصور کر کے دیکھا جاتا ہے کہ موجود ورثاء میں سے ہر ایک کے لیے "کمزور ترین" حالت کون سی ہے، اسی حالت کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ اگر ایک حالت میں وارث ہو اور دوسری میں محبوب؛ تو محبوب کو اختیار کیا جائے گا اور اگر کسی حالت میں حصہ زیادہ لے رہا ہو اور دوسری حالت میں کم؛ تو کم حصے کو اختیار کیا جائے گا۔

خلاصہ:

- حمل کی تعداد کو ایک تصور کر کے حمل کے لیے "احسن الحالین" اور دیگر ورثاء کے لیے "اسوء الحالین" کا اعتبار کیا جائے گا۔

حمل کی میراث کی مشق

درج ذیل مسائل حل کریں: [نوٹ: حمل کو ایک مرتبہ مذکر، ایک مرتبہ مؤنث اور ایک مرتبہ مردہ تصور کریں]

| | | | |
|--------------|------------|-----------|-----------|
| زوجہ [حاملہ] | ابن | حمل | |
| زوجہ [حاملہ] | بنت | ابن الابن | بنت الابن |
| زوجہ [حاملہ] | اب | ام | حمل |
| زوجہ [حاملہ] | ابن الابن | بنت | حمل |
| زوجہ [حاملہ] | اخ حقیقی | اخت علاقہ | حمل |
| زوجہ [حاملہ] | اخت انیانی | ام | حمل |
| زوجہ [حاملہ] | اب الاب | ام الاب | حمل |

میت نے درج ذیل ورثاء کو چھوڑا ہو تو میراث کیسے تقسیم ہوگی:

[نوٹ: حمل کو ایک مرتبہ مذکر، ایک مرتبہ مؤنث اور ایک مرتبہ مردہ تصور کریں]

1. ایک حقیقی بھائی، ایک حقیقی بہن، حاملہ ماں، باپ
2. چچا، بنت، ام، بھائی کی حاملہ بیوی [بھابھی]
3. ام، حقیقی بھائی، بنت الابن، حاملہ بہو [بیٹے کی حاملہ بیوی]
4. زوجہ، اخت عینی، حاملہ بہو [بیٹے کی حاملہ بیوی]
5. اسلم کی والدہ کو طلاق ہو چکی تھی اور اس نے عدت گزار کر نیا نکاح کر لیا تھا اور وہ نئے خاوند سے حاملہ تھی، پھر اسلم کا انتقال ہوا اور اس کے ورثاء میں ایک حقیقی بھائی، باپ اور حاملہ ماں شامل ہیں۔ اسلم کی میراث کیسے تقسیم ہوگی؟
6. فیروز کی والدہ کو طلاق ہو چکی تھی اور اس نے عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر لیا تھا اور وہ نئے خاوند سے حاملہ تھی، پھر فیروز کا انتقال ہوا اور اس کے ورثاء میں اس کی حاملہ بیوی، ایک حقیقی بہن اور حاملہ ماں شامل ہیں۔ فیروز کی میراث کیسے تقسیم ہوگی؟

خنثی کی میراث

خنثی اس شخص کو کہا جاتا ہے جس میں مذکر اور مؤنث؛ دونوں جنسوں کی علامات پائی جاتی ہوں۔

خنثی کی اقسام

خنثی کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

خنثی واضح (خنثی غیر مشکل):

خنثی واضح وہ ہے جس کے بارے میں جنس کا تعین "ممكن" ہو، یعنی اس کی جسمانی علامات کی بنیاد پر یہ فیصلہ کیا جاسکے کہ اسے مذکر سمجھا جائے گا یا مؤنث۔ ان علامات کی تفصیل فقہ اسلامی کی بڑی کتابوں میں موجود ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

خنثی مشکل:

خنثی مشکل وہ خنثی ہے جس کے بارے میں جنس کا تعین "نا ممکن" ہو۔ یعنی اس میں دونوں جنسوں کی علامات ایسی برابر مقدار میں ہوں کہ اس بات کا فیصلہ نہ ہو سکے کہ وہ مذکر ہے یا مؤنث۔ ان علامات کی تفصیل فقہ اسلامی کی بڑی کتابوں میں موجود ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

خنثی واضح (خنثی غیر مشکل) کی میراث:

- خنثی کی میراث کا فیصلہ اس کی جنس کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ جنس کا تعین ہونے کے بعد خنثی کو اس کے شرعی حصے کے مطابق ترکہ دیا جاتا ہے۔
- اگر خنثی کے بارے میں یہ واضح ہو جائے کہ وہ مذکر ہے یا مؤنث، تو اسی کے مطابق اسے وراثت میں حصہ دیا جائے گا۔
- اگر خنثی مذکر ہے، تو اسے وراثت میں وہ حصہ ملے گا جو شرعی طور پر مرد کو ملتا ہے۔
- اگر خنثی مؤنث ہے، تو اسے عورت کے مطابق حصہ ملے گا۔

خنثی مشکل کی میراث:

- خنثی مشکل کو مذکر اور مؤنث؛ دونوں فرض کر کے دیکھا جائے گا کہ کس صورت میں اسے کم حصہ مل رہا ہے۔ جس صورت میں اسے کم حصہ مل رہا ہو، اسے وہی حصہ دیا جائے گا، کیونکہ یہ یقینی ہے اور احتیاط کا یہی تقاضا ہے۔

یاد رکھیں!

فقہ یا میراث کی کتابوں میں جہاں بھی مطلقاً خنثی کا ذکر ہو اس سے مراد خنثی مشکل ہی ہوتا ہے۔ خنثی مشکل کبھی بھی اب، جد، ام، جدہ، زوج یا زوجہ نہیں ہو سکتا۔

درج ذیل مسائل حل کریں:

| | | |
|------------------------------|--|--|
| زوج | اخت عینی | علاقی خنثی [میت کا علاقی بھائی یا بہن] |
| زوج | اخت خیفی | علاقی خنثی [میت کا علاقی بھائی یا بہن] |
| ابن العم [حقیقی چچا کا بیٹا] | ولد العم، خنثی [حقیقی چچا کی اولاد جو خنثی ہے] | |

اکٹھی اموات کا حکم

خدا نخواستہ اگر کسی حادثے وغیرہ میں کچھ لوگوں اکٹھی موت ہو جائے اور یہ علم نہ ہو سکے کہ کون پہلے فوت ہوا اور کون بعد میں تو ان میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کا وارث نہیں بنے گا اور ہر متوفی کی میراث کا علیحدہ علیحدہ حساب کیا جائے گا۔ یعنی ہر میت کا ترکہ اس کے زندہ ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔

یاد رکھیں! اگر علم ہو جائے کہ کوئی شخص پہلے فوت ہوا اور دوسرا بعد میں؛ تو بعد میں انتقال کرنے والا پہلے

انتقال کرنے والے کا وارث بنے گا، خواہ اس کا انتقال بالکل تھوڑی دیر بعد ہی ہو گیا ہو۔

مفقود الخیر [لاپتہ] کی میراث

مفقود الخیر کی اصطلاح اس لاپتہ اور غائب شخص کے لیے استعمال ہوتی ہے جس کی زندگی اور موت کا کچھ پتہ نہ چلے۔ مثلاً وہ لاپتہ ہو جائے یا کسی حادثے میں مفقود ہو جائے، اور اس کی زندگی یا موت کی کوئی تصدیق نہ ہو سکے۔ یعنی اس کے بارے میں کوئی قابل اعتماد اطلاع نہ ہو کہ وہ زندہ ہے یا مر چکا ہے۔

مفقود الخیر کی زوجہ کا حکم

مفقود الخیر کی بیوی کے بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ قاضی سے رجوع کرے، قاضی اس شخص کے لاپتہ ہونے کے چار سال کی مدت پوری ہونے پر اس کی موت کا فیصلہ صادر کر دے گا۔ اس فیصلہ کے دن کے وہ خاتون چار ماہ دس دن عدت گزارے گی اور اس کے بعد نیا نکاح کر سکے گی۔ اس کی مزید تفصیلات فقہ اسلامی کی بڑی کتابوں میں موجود ہیں۔ البتہ اسے فی الحال میراث میں سے حصہ نہیں ملے گا۔ میراث کا حکم آگے آرہا ہے۔

مفقود الخیر کے مال کا حکم

- مفقود الخیر کی میراث فوری طور پر تقسیم نہیں کی جاتی جب تک کہ اس کی موت کی تصدیق نہ ہو جائے یا اس کی عمر کے حساب سے شرعی طور پر اس کے مرنے کا یقین نہ کر لیا جائے۔ اس صورت میں اس کی عمر کی مدت 90 سال مقرر کی گئی ہے۔
- اگر مفقود الخیر کی پیدائش سے لے کر 90 سال کی عمر پوری ہو جائے اور اس کے بعد بھی اس کی کوئی اطلاع نہ ہو، تو شرعی حاکم اس کے مرنے کا فیصلہ کر سکتا ہے، اور اس وقت اس کی میراث تقسیم کی جاسکتی ہے۔
- اس دوران، مفقود الخیر کی زندگی یا موت کے حوالے سے کوئی معتبر شہادت یا اطلاع سامنے نہ آنے تک، اس کی میراث روکی جائے گی۔ جب تک اس کی عمر نوے سال نہیں ہو جاتی، یا شرعی حاکم اس کی موت کا فیصلہ نہیں کر دیتا، اسے زندہ ہی سمجھا جائے گا۔
- مفقود الخیر کو اس کے اپنے مال کے معاملے میں زندہ سمجھا جائے گا اور کسی غیر سے ملنے والی میراث کے معاملے میں مردہ۔

- جب تک مفقود الخیر کی عمر نوے سال نہ ہو جائے یا حاکم شرعی اس کی موت کا فیصلہ نہ کر دے تب تک اس کی میراث کو تقسیم نہیں کیا جائے گا۔
- اگر کسی ایسے شخص [زید] کا انتقال ہو کہ مفقود الخیر کو اس کی میراث میں سے حصہ مل رہا ہو تو اس مفقود الخیر کو ملنے والا حصہ محفوظ کر کے رکھ دیا جائے گا، اگر وہ واپس آجائے تو رکھا ہو حصہ لے لے گا۔ اور اگر وہ شرعی طور پر مقرر کردہ مدت [یعنی نوے سال کی عمر یا شرعی حاکم کے فیصلے] تک واپس نہ آئے تو یہ رکھا ہو امال اس شخص [زید] کے ورثاء کو واپس کر دیا جائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ